پیدا ہوسکتا ہے۔ فحاشی و بے حیائی سے بچانے کے لئے اسلام نے عورت کو اپنی ضروریات پورا کرنے کے لئے کچھ پابندیوں کے ساتھ باہر نکلنے کی اجازت دی ہے۔

يَاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ (۴)

اے پیغمبر! اپنی بیویوں بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ (باہر نکلا کریں تو) اپنے (رو) پر چادر لٹکا کر (گھونگھٹ نکال) لیا کریں۔

اس آیت مبارکہ میں عورتوں کو پابند کیا گیا کہ جب وہ نکلیں تو بڑی چادر اوڑھ لیا کریں اور چادر کا کچھ حصہ چہرہ پر لٹکا لیا کریں۔ معمولی لباس میں باہر نکلنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ ابن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میں نے عبید بن حارث حضرمی سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

يدنين عليهن من جلا بيبهن

کے متعلق پوچھا تو انہوں نے اپنے کپڑے سے اس کا مظاہرہ کرکے دکھلایا اور وہ اس طرح کہ انہوں نے اپنا سر اور چہرہ چھپالیا اور ایک آنکھ سے پردہ ہٹا دیا۔ (۵)

اسی طرح قرآن کریم میں اس حکم کو اور بھی واضح طور پر بیان فرمایا کہ اپنی زینت اور خوبصورتی کو ظاہر مت کرو!

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۠ (۶)

اور مومن عورتوں سے بھی کہہ دو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی آرائش (یعنی زیور کے مقامات) کو ظاہر نہ ہونے دیا کریں مگر جو ان میں سے کھلا رہتا ہو۔ اور اپنے سینوں پر اوڑھنیاں اوڑھے رہا کریں۔

اس آیت مبارکہ کی رو سے چند شرائط کے ساتھ عورت کو ضروری کام کاج کے لئے باہر جانے کی اجازت دے دی گئی ہے۔

۱۔ پہلی شرط میں عورتوں کو نظریں جھکا کر چلنے کا حکم دیا گیا ہے تا کہ غیر محرم مردوں پر نظر نہ

پڑے کیونکہ یہ عمل نا صرف ناجائز وحرام ہے بلکہ اللہ تعالیٰ، اس کے رسول ﷺ اور قرآن کریم کے احکامات کی سراسر خلاف ورزی اور بغاوت ہے، لیکن یہ حرکت ہمارے معاشرہ کی عورتوں کا مشغلہ بن چکا ہے، ٹی وی، سینما گھروں، بازاروں اور دکانوں پر مردوں کی طرف نظریں اٹھانا اور گھور گھور کر مردوں کو دیکھنا عام ہوتا جارہا ہے۔

۲۔ دوسری شرط میں بتایا گیا کہ عورتیں گھروں سے باہر نکلنے سے پہلے اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں کہیں بدکاری اور فحاشی کا مظاہرہ نہ کریں۔

۳۔ تیسری شرط میں عورتوں کو اپنی خوبصورتی اور زینت کو ظاہر نہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے، بن ٹھن کر سرخی پاؤڈر لگا کر میک اپ کرکے باہر نکلنے سے منع کیا گیا ہے تاکہ مرد تمہاری خوبصورتی زیب وزینت کی وجہ سے تمہاری طرف متوجہ ہوکر فتنہ میں نہ پڑ جائیں۔

۴۔ چوتھی شرط میں عورتوں کو اپنے اوپر اوڑھنی ڈال کر نکلنے کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ عورت کا جسم ایک خاص کشش کا حامل ہے مرد کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے اس لئے اس کو ڈھانپ کر باہر نکل سکتی ہیں، لیکن ہمارے جدید معاشرے میں اکثریت دوپٹے کے نام ونشان سے بھی ناواقف ہیں اکبر مرحوم نے سوز وغم میں کہا ہے:

بے پردہ کل جو نظر آئیں چند بیبیاں اکبر زمین میں غیرت قومی سے گڑ گیا
پوچھا جوان سے آپ کا پردہ کیا ہوا کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کے پڑ گیا

اکبر تو بے پردگی دیکھ کر غیرت سے زمین پر گڑ جاتے ہیں لیکن آج ہمارے ہاں دوپٹہ ایک بوجھ بن گیا ہے اور جن کے ہاں دوپٹہ کا کچھ رواج ہے تو وہ دوپٹہ کو سینہ پر ڈال کر کنارے پشت پر چھوڑ دیتی ہیں یہ جاہلیت سے زیادہ قبیح حرکت ہے۔ ایک اور جگہ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِن زِينَتِهِنَّ ۚ (۷)

اور اپنے پاؤں (ایسے طور سے زمین پر) نہ ماریں (کہ جھنکار کانوں میں پہنچے اور) ان کا پوشیدہ زیور معلوم ہوجائے۔

اس آیت مبارکہ میں عورتوں پر لازم ہے کہ اپنے پاؤں اتنی زور سے نہ رکھیں جس سے زیور کی آواز نکلے اور ان کی مخفی زینت مردوں پر ظاہر ہو۔ اس لئے عورت کے لئے ہر وہ حرکت منع

اور نا جائز ہے جس سے اس کا چھپا ہوا سنگھار کھل جائے۔

اس طرح عورت کے لئے تیز خوشبو لگا کر باہر نکلنا جائز نہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کے پاس سے ایک عورت گزری جس سے خوشبو کی لپٹیں آ رہی تھیں، انہوں نے پوچھا خدا کی بندی تو مسجد سے آ رہی ہے اُس نے جواب دیا ہاں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پھر سوال کیا کہ اسی وجہ سے خوشبو لگائی تھی اس نے کہا ہاں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے اپنے محبوب ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جو عورت اس مسجد میں آنے کے لئے خوشبو لگائے گی اس کی کوئی نماز قبول نہیں ہوگی، جب تک وہ لوٹ کر اس طرح غسل نہ کرے جس طرح جنابت سے پاک ہونے کے لئے غسل کیا جاتا ہے۔ (۸)

عورت کے خوشبو لگانے پر ایک صحابی رضی اللہ عنہ انتہائی سخت وعید آنحضرت کی زبان مبارک سے سناتے ہیں اور نماز کو فاسد قرار دیتے ہیں تو پھر دور حاضر میں ہمارے اس ماحول میں عورت کا خوشبو لگا کر جانا کیونکر درست ہوسکتا ہے لیکن جب مردوں کے اندر سے غیرت کا جنازہ نکل جائے اور عورت سے حیا چھین لی جائے تو پھر کیا خوشبو لگا کر نکلنا اور کیا سرخی پاؤڈر لگا کر اور دوپٹہ سر سے اتار کر سینہ تان کر نکلنا جائز ہوگا؟

شیطان کو سوجتی ہے ہر دم نئی نئی ‏ گو ہے سیاہ کار پر روشن دماغ ہے

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے پردگی کو سخت ناپسند فرمایا اور ایسی عورتیں سخت عذاب میں مبتلا ہوں گی، ان کے سر کے بال جہنم کی دیواروں سے باندھ دیئے جائیں گے یہ وہ عورتیں ہوں گی جو اپنے سر کے بال نامحرم سے نہیں چھپاتی تھیں۔ امام مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے۔

ایسی عورتیں نہ تو جنت میں داخل ہونگی اور نہ ہی جنت کی خوشبو پائیں گی۔

اس حدیث مبارکہ میں بتایا گیا ہے کہ روز قیامت جب نیک و پارسا اور اپنی عفت و عصمت کی حفاظت کرنے والی عورتوں کو جنت میں داخل کیا جائے گا تو اس وقت مٹک مٹک کر بازاروں اور سیر گاہوں میں بے پردہ پھرنے والی عورتیں نہ تو جنت میں داخل ہوں گی اور نہ اس کی خوشبو پاسکیں گی۔

محترم سامعین کرام! عورت کی پاکیزگی و خوبی پردے میں ہے، آج کے جدید دور

میں سائنس نے بھی عورت کے حسن و جمال اور نگہداشت کے لئے پردے کو بہتر قرار دیا ہے اللہ تبارک وتعالی نے صنف نازک کی جلد کو نازک وحساس بنایا ہے سورج کی تیز گرم شعاعیں ''الٹراوائٹ ریز'' جب براہ راست چہرے پر پڑتی ہیں تو چہرے کی رنگت کو جلا کر خراب کرتی ہے اور دھول مٹی کے ذرات مساموں میں پہنچ کر اسے نقصان دیتے ہیں اس لئے یورپ کے ماہرین جلد اس بات پر اتفاق کرتے ہیں کہ موسم ودیگر اثرات سے بچاؤ کے لئے اسکارف یا کپڑے کو چہرہ پر لٹکالیا کریں۔

لیکن افسوس! لوگ مشرقی روایات سے کٹ کر مغرب کی راہ پر گامزن ہوئے سب سے پہلے انہوں نے بہو، بیٹیوں، بہنوں، ماؤں اور بیویوں کو پردۂ عفت سے نکال کر آوارہ نظروں کے لئے وقف عام کر دیا اور رفتہ رفتہ تمام ابلیسی مناظر سامنے آنے لگے جن کا تماشا مغرب میں دیکھا جا چکا ہے عریانی و بے حیائی کا ایک سیلاب ہے جو لحہ بہ لحہ بڑھ رہا ہے جس میں اسلامی تہذیب وتمدن کے محلات ڈوب رہے ہیں انسانی عظمت وشرافت اور نسوانی عفت وحیا کے پہاڑ بہہ رہے ہیں خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ یہ سیلاب کہاں جا کر تھمے گا؟ اور انسان انسانیت کی طرف کب پلٹے گا؟

جس میں کچھ انسان کی توقیر کے احکام تھے
وہ شریعت مغرب زدوں کے زیر سایہ ہوگئی

دعاء ہے مائیں، بہنیں، بیٹیاں اور بیویاں اپنی زندگی میں پردے کا بطور خاص اہتمام کر کے اللہ اوراس کے رسول اللہ ﷺ کا حکم بجالائیں گی انشاء اللہ

اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو شرعی پردے کی توفیق عطا فرمائے۔

شیطان کے شر اور فتنہ سے محفوظ رکھے۔

اے عزتوں کی حفاظت کرنے والے ہماری عزتوں کی ہمیشہ حفاظت کرنا۔ ہم سب کو ہمیشہ اپنے حفظ وامان میں رکھنا۔

حواشہ وحوالہ جات

۱۔ القرآن، سورہ احزاب، آیت ۳۳

۲۔ تفسیر عثمانی

۳۔ مشکوۃ، ص ۲۶۹

۴۔ سورہ احزاب، آیت ۵۹

۵۔ ابن جریر

۶۔ سورہ النور، آیت ۳۱

۷۔ سورہ نور، آیت ۳۱

۸۔ ابوداؤد، ۲۲۲، ج ۲

پردہ کی اہمیت

سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں

جویریہ خالد

ایم اے اسلامک اسٹڈیز، سال اوّل

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ والسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ اَمَّابعد!

کائنات کی بہت سی قیمتی چیزیں حجاب میں ہیں، ذات باری کا حجاب صرف آپ ﷺ کے لئے معراج کے موقع پر ہٹایا گیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام پر صرف تجلی کا نزول ہوا، لیکن یہ پردہ قیامت کے دن ختم ہوجائے گا، خواہ ذات باری کا ہو یا خواتین کا۔

عقل کے اندھوں سے کیا کہے، یہ کیسی چیز ہے

خود خدا پردے میں ہے، پردہ تو ایسی چیز ہے

اللہ تعالیٰ نے تمام جان داروں میں یہ فطری خصوصیت رکھی ہے کہ جو چیز اس کے لئے سب سے زیادہ قیمتی ہوتی ہے وہ اسے ساری دنیا کی نظر سے چھپا کر رکھنا چاہتا ہے، جنت جس کی خواہش ہر مسلمان کو ہے سب، سے خفیہ ہے، صرف ہمارے نبی کریم ﷺ کو دکھائی گئی ہے۔ عورت کائنات کی قیمتی چیزوں میں سے ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اسے بھی چھپا کر رکھنے کا حکم دیا ہے، عربی کا مقولہ

ہے:

لا تحفظ المرأة الا فی بیتها

عورت کہیں محفوظ نہیں سوائے اپنے گھر کے

شریعت اسلامی ایک جامع اور مکمل نظام ہے عورتوں کو ضرورت کے تحت گھر سے باہر نکلنا پڑتا ہے عورتوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ پردے میں گھر سے نکلیں اور راستوں پر چلنے کے وقت بھی عورتوں کے لئے کچھ اصول وضع کئے گئے ہیں کہ بناؤ سنگھار کر کے اور خوشبو لگا کر بازاروں میں میں نہ جائیں اس عمل سے مرد آزمائش میں مبتلا ہوتے ہیں۔ حدیث پاک میں ارشاد ہے:

> ''عورت پر نظر پر ڈالنے والی آنکھ زنا کار ہے اور کوئی عورت جب عطر لگا کر (مردوں کی) مجلس کے قریب سے گزرے تو ایسی ویسی ہے یعنی زنا کار ہے۔''

عورتوں کو پردے کے حوالہ سے اتنا سخت حکم دیا گیا ہے کہ آواز و کلام پر ہی پابندی ہے کیونکہ عورتوں کی آواز میں فطری طور پر نرمی اور لہجہ دلکش ہوتا ہے، اسی لئے عورتوں کے لئے یہ حکم ہے کہ اگر ضرورت کے تحت غیر مردوں سے بات کریں تو ایسا لب ولہجہ اختیار کریں جس میں خشونت اور روکھا پن ہو تا کہ کسی بد باطن کا قلبی میلان نہ ہو جائے، سورہ احزاب میں ارشادِ ربانی ہے۔

> ''اے پیغمبر ﷺ کی بیویو! تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو، اگر تم پرہیزگار بننا چاہتی ہو تو (کسی اجنبی شخص سے) نرم نرم باتیں نہ کرو، تاکہ وہ شخص جس کے دل میں کسی قسم کا مرض ہے کوئی امید (نہ) پیدا کر لے۔''

رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو اپنے نامحرم سسرال رشتہ داروں سے بھی پردہ کرنے کا حکم دیا ہے، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(نامحرم) عورتوں کے پاس مت جایا کرو، ایک شخص نے سوال کیا، یا رسول اللہ ﷺ عورت کے سسرال کے مردوں کے متعلق کیا حکم ہے؟ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: سسرال کے رشتہ دار تو موت ہیں (یعنی ان سے پردہ کرنا چاہئے) خواتین کی عزت وحرمت کا اندازہ اس بات سے کیجئے کہ مسجد نبوی ﷺ میں ۵۰۰ نمازوں کے برابر ثواب ملتا ہے اور پھر جو نماز آنحضرت کی

اقتدار میں ادا کی جائے، اس کا مقابلہ تو شاید پوری امت کی نمازیں بھی نہ کرسکیں۔ اس کے باوجود عورتوں کے لئے اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھنے کو افضل قرار دیا گیا ہے، شرم وحیا عورت کا فطری لباس اور زینت ہے، عورت کی بے پردگی مرد کی بے عزتی کی علامت ہے، حدیث میں ارشاد ہے:

''بلاشبہ حیا اور ایمان دونوں ساتھی ہیں، پس جب ان دونوں میں سے ایک اٹھالیا جائے تو دوسرا بھی اٹھالیا جاتا ہے''۔

یعنی جو حیاء نہیں کرتا بالآخر اپنا ایمان بھی ضائع کر دیتا ہے، ہر دور اور دنیا کے ہر مذہب میں جب تک عورت گھر کی چار دیواری میں رہ کر اپنے فرائض انجام دیتی رہی، معاشرہ میں سکون ہی سکون رہا، مگر آج نادان عورت نے باہر کی دنیا میں بے پردہ قدم رکھ کر اپنا بوجھ بڑھالیا ہے، بے پردگی کی وجہ سے دن دھاڑے زنا اور اغواء کے وقعات میں اضافہ ہو رہا ہے، حقوق نسواں کے نام پر بے حیائی پھیلائی جا رہی ہے، اگر کسی بہن کو پردے کی دعوت دی جائے تو جواب ملتا ہے کہ پردہ تو دل کا ہونا چاہئے، میرا تمام بہنوں سے سوال ہے کیا آپ کے دل ام المؤمنین سے زیادہ پاکیزہ ہیں؟ نبی کریم ﷺ کی بیٹیوں سے زیادہ صاف ہیں؟ صحابہ ؓ کی گھروالیوں سے زیادہ صاف ہیں؟ یہ سب وہ عظیم ہستیاں ہیں، جن کو اللہ کی طرف سے پردہ کا حکم ملا آج کی بنت حوا الفاظ کی جنگ سیکھ کر کردار کو مات دینے کی کوشش کر رہی ہے۔

عورت صنفِ نازک تو ہے ہی کم عقل بھی ہے، جب اس کو بہکایا جاتا ہے کہ پردہ ترقی کی راہ میں آڑ ہے اور ملا کی ایجاد ہے تو یہ اپنی نادانی سے اس بات پر یقین کر لیتی ہے، بے حیائی اور عفت وعصمت کے داغ دار کرنے والے کاموں کو ترقی سمجھنے لگتی ہے۔ دشمنانِ اسلام نے بس ترقی کا لفظ یاد کرلیا ہے یہ بھی نہیں جانتے کہ کس چیز کی ترقی محمود ہے اور کون سی ترقی مذموم ہے، اگر قوم کی بیوی بیٹیاں گھروں سے بے پردہ ہو کر نکلیں گی تو اس میں کس چیز کی ترقی ہے؟ کیا اس میں انسانیت اعلیٰ ترقی تک پہنچ گئی ہے؟ نہیں اس سے تو عفت وعصمت کے لٹ جانے کی راہیں ہموار ہو رہی ہیں۔ انسان کی شرافت وکرامت برباد ہو رہی ہے۔

مغرب فخریہ یہ کہہ سکتا ہے کہ مغربی تہذیب نے خواتین سائنس دان، پولیس اور وکیل پیدا کئے ہیں، لیکن اس سے انکار نہیں کہ مغربی ثقافت نے شفیق مائیں، اطاعت گزار بیٹیاں اور وفادار بیویاں کم ہی پیدا کی ہیں۔